بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجیہہ بخاری نے یہ ناول (آؤزیست نبھائیں ہم) صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (آؤزیست نبھائیں ہم) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

New Era Magazine

ماں ..آپ پریشان لگ رہی ہیں ..میر زائر ماں کو کسی الجھن میں گرفتار
دیکھ کر لان میں وہیں انکے پاس آبیٹھا تھا۔۔ "!

ہاں ..زائر ..نرمین نے مجھے پریشان کرکے رکھ دیا ہے ..کبھی زبردستی
رشتہ جوڑنے کا کہتی ہے تو کبھی رشتہ توڑنے کا "..وہ سنجیدگی سے
بولیں تھیں ۔

" ..کیا مطلب؟ اسے دھچکا لگا تھا انکی بات سے
وہی جو تم سمجھ رہے ہو ..اس نے منگنی کی انگوٹھی واپس کردی ہے یہ
کہہ کر کے وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی ..خانم گہری سانس بھر کر
"بولیں تھیں ۔

"!میر زائر نے پرسکون سانس خارج کی تھی ۔
تو اس میں اتنی پریشانی کی کیا بات ہے؟ وہ مطمئن سا گویا ہوا تھا ۔

کیا کہہ رہے ہو زائر؟ کیا یہ پریشانی کی بات نہیں ہے؟ پوری وادی میں ..ہماری عزت ہے ..پوری وادی جانتی ہے کہ تم نرمین سے منسوب ہو پھر ایک دم سے منگنی کا ٹوٹ جانا؟ کیا وجہ بتائیں گے ہم؟ خانم بھڑک "اٹھی تھیں ۔

ریلیکس ماں ..کوئی کچھ نہیں کہے گا ..لوگوں کے اپنے مسئلے کم ہیں جو وہ ہمارے مسئلے لے کر بیٹھ جائیں گے؟ وہ مسکرا کر انکو مطمئن کر رہا "تھا ۔

انہوں نے گہری سانس بھری تھی ۔ زائر تم سمجھ نہیں رہے ہو بات کو ..اگلے ماہ تمھاری شادی کی تاریخ بھی رکھ دی گئی تھی ۔ "خانم "اداس سی بولیں ۔

تو جلد از جلد کوئی اور لڑکی ڈھونڈ کر بیاہ دیں نا ..وہ شرارت سے گویا ہوا تھا ۔

خانم نے اسکو گھورا تھا ۔ پہلے شادی کے نام سے بھاگ رہے تھے اور اب شادی کے لئے تڑپ رہے ہو ..کیا وجہ یہ آخر؟ خانم بغور اسکی آنکھوں میں چمکتی روشنی کو دیکھتے بولیں تھیں ۔ جو جانے کتنے عرصے بعد اسکی آنکھوں میں نظر آئی تھی ۔

وہ ہنسا تھا ..خانم جانتی تو ہیں آپ میں کبھی بھی نزمین سے شادی پر راضی نا تھا ..بس ہاجرہ آپا کی وجہ سے میں اب تک یہ رشتہ نبھا رہا تھا ..

ماں ایک بات کہوں؟ وہ انکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے "التجائیہ انداز میں گویا ہوا تھا ۔

خانم چونکی تھیں اسکے انداز پر ..ہاں میر زائر بولو میرے بیٹے ..وہ اسکا "چہرہ چومتے گویا ہوئیں تھیں ۔

New Era Magazine

اس نے گہری سانس بھری تھی ۔ ماں اس دن میں نے آپکی بات مانی تھی ..کیا آج آپ میری بات مان سکتی ہیں؟ وہ انکی آنکھوں میں دیکھتے گویا ہوا تھا ۔

ایسی کیا بات ہے زائر؟ مجھے پہیلیاں مت بجھواؤ ..دل گھبرا رہا ہے میرا ..خانم پریشانی سے بولیں تھیں ۔

ماں پہلے بتائیں نا؟ وہ پھر سے اسی انداز میں بولا تھا۔۔
اگر میرے بس میں ہوا تو زائر میں ضرور تمھاری خواہش کا احترام کروں گی ..وہ محبت سے گویا ہوئیں تھیں ۔

ماں..! ..میں رابیل سے شادی کرنا چاہتا ہوں

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اگلی صبح کافی خوشگوار تھی اسکے لئے ..فوزیہ اسکے پاس آکر بیٹھی تھیں ۔ اور خود اس سے باتوں میں لگ گئیں تھیں ۔ رابیل حیرت و خوشی کے "ملے جلے تاثرات سے انکی باتوں کا جواب دے رہی تھی ۔

..ارے بھئی ..آج تو لگ رہا ہے سورج مغرب سے طلوع ہوا ہے یوسف رضا مسکراتے ہوئے انکے پاس آبیٹھے تھے اور مزاحیہ انداز میں کہا تھا ۔

فوزیہ نے انکو گھورا تھا ۔ یوسف آپ بھی نا ..اگر میں کچھ پل اپنی بیٹی کے پاس بیٹھ ہی گئی ہوں تو اسکا مطلب یہ کہ آپ مجھے بار بار اس طرح شرمندہ کریں؟ وہ ناراضگی سے بولیں تھیں ۔

ارے تائی جان ..آپ پلیز ناراض نا ہوں۔ تایا جان تو آپکو چھیڑ رہے ہیں بس ..رابیل فورا سے گویا ہوئی تھی ۔

ہاں ۔ بھئی پرانی یادیں تازہ کر رہے ہیں ہم ..وہ ہنستے ہوئے بولے تھے ۔

فوزیہ مسکرا دیں تھیں ۔ "رابیل بھی مسکرائی ۔

اچھا ..یوسف میں آپ سے ایک بات کرنا چاہ رہی تھی رابیل کی "موجودگی میں ..فوزیہ نے کچھ لمحوں کے توقف کے بعد کہا تھا ۔

ہاں جی کہیں ..ہم ہمہ تن گوش ہیں ..یوسف رضا مسکراتے ہوئے بولے تھے.

افف یوسف .. کبھی تو یہ ڈرامے بند کردیا کریں ..فوزیہ جھینپ کر گویا ہوئیں تھیں ۔

"رابیل کھلکھلا دی تھی ۔

"اچھا بتائیں کیا بات ہے؟ وہ مسکرا کر بولے تھے ۔

New Era Magazine

آپ ارحم کو جانتے ہیں نا؟ نغمانہ کا بھائی ..وہ مسکرا کر بولیں تھیں ۔

"جی ..یوسف رضا گلا کھنکھار کر بولے تھے ۔

یوسف ..آپ اس دن رابیل کی نئ زندگی کی بات کر رہے تھے نا ..تو میں چاہتی ہوں آپ رابیل اور اسکی بات طہ کردیئے ..بھابھئ بہت چاہتی ہیں رابیل کے لئے " ..فوزیہ التجائیہ انداز میں بولی تھی ۔

رابیل کا رنگ زرد پڑا تھا ۔ جبکہ یوسف رضا ہتھے سے اکھڑ گئے تھے ۔ تمھیں کیا لگتا ہے کہ میں اپنی ڈاکٹر بھتیجی کا رشتہ کسی چار بچوں کے طلاق یافتہ باپ سے طہ کردوں گا؟ میرے لئے وہ بوجھ نہیں کہ میں اٹھا نا پاؤں ..یہ میری اولاد کی جگہ ہے ..ارے فوزیہ بیگم ہمیشہ اپنا سوچا ہے تم نے ..کیا کبھی سوچا کسی یتیم و مسکین پر اتنا ظلم کرنے کا کیا نتیجہ ہوسکتا ہے؟ ارے اپنی بیٹی ہوتی اسکے ساتھ بھی ایسا کرتی کیا تم؟ وہ دھاڑے تھے ۔ اور سامنے پڑے میز کو ٹانگ مار کر دور گرا دیا تھا ..رابیل چیختی دور ہٹی تھی ۔ دل منہ کے زریعے باہر آنے کو تیار تھا ..تایا جان کو اس قدر غصے میں دیکھ کر اسکا دل بند ہورہا تھا ۔"

کس قدر خودغرض ہو تم ..آج بھی اپنے مفاد کی خاطر اس پر ایک مہربان نگاہ ڈالی ہے تم نے ..مگر ایک بات کان کھول کر سن لو ..میں ہرگز رابیل کی شادی کسی ایرے غیرے سے نہیں کروں گا ..ابھی زندہ ہوں جب مرجاؤں تب سوچنا ..وہ نفرت سے بولے تھے ۔

تو یہ کونسا دودھ کی دھلی ہے؟ بیوہ ہے بدکردار ہے ..ایسے میں کون شریف زادہ اس سے شادی کرے گا؟ فوزیہ کے لبوں سے اپنے بارے "میں ایسے الفاظ سن کر اسکی آنکھیں پانی سے بھر گئیں تھیں ۔

"مگر تایا جان کے تھپڑ نے انہیں مزید کچھ کہنے سے روک دیا تھا ۔ یہ میری بیٹی ہے ..میں اسکے کردار کی گواہی دینے کو تیار ہوں ..دفع ..ہوجاؤ یہاں سے ..آئندہ اس حویلی میں مجھے تم چلتی پھرتی نظر نا آؤ جاؤ اپنے بھائی کے گھر ..وہ رابیل کو سینے سے لگاتے بولے تھے ..فوزیہ "ہکا بکا انکو دیکھ رہی تھیں ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

میر زائر نے انہیں بونچھکا کر رکھ دیا تھا ۔ زائر یہ کیا کہہ رہے ہو؟ وہ حیرانی سے بولیں تھیں ۔

جی ماں ۔ جانتا ہوں ۔ ماں آپ جاننا چاہتی تھیں نا میں زندگی سے اتنا دور کیوں ہوگیا تھا ..کس سے محبت کرتا ہوں؟

ماں .میں پچھلے پانچ سالوں سے اسکے عشق میں گرفتار ہوں ..اسکے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا ..ماں میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں ..پلیز ماں ..میری زندگی کی خاطر اسے میری زندگی میں لایئے پلیز؟ وہ زمین "پر بیٹھ کر انکے گھٹنوں پر سر رکھے تڑپ کر بولا تھا ۔

زائر ۔ تمھارا باپ کبھی نہیں مانے گا ..خانم کا دل کٹ رہا تھا اسکی ٹوٹی پھوٹی حالت دیکھ کر ۔

ماں ..اپنے بیٹے کی خاطر بابا کو منا لیجئے ..ورنہ پتا نہیں میں زندہ رہ پاؤں گا یا نہی ۔ وہ روتے ہوئے بولا تھا ۔

.کیا وہ بھی تم سے محبت کرتی ہے؟ خانم افسردگی سے بولیں تھیں
نہیں ماں ..اس نے تو کبھی میری محبت کو اہمیت ہی نہیں دی ..وہ بہت اچھی لڑکی ہے ..اسکے آنسو خانم کے ہاتھوں پر ٹپ ٹپ گر رہے تھے ..
"

زائر تم رو رہے ہو؟ خانم کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا ۔
ماں ..میں مرجاؤں گا اسکے بنا ..وہ میری زندگی بن گئی ہے ..میرے دل کی مالک میری زندگی ..پلیز اسے مجھے لادیجئے..

وہ سسکیوں سے بول رہا تھا ..زائر جب تک تمھاری ماں زندہ ہے تمھاری خاطر سب کچھ کرے گی ..تم روؤ نا میرے بچے ..وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ممتا سے پر لہجے میں بولیں تھیں ۔

ماں ..آپ کریں گی؟ وہ سر اٹھا کر خوشی سے بولا تھا ..انہوں نے سر
ہلا دیا تھا ۔

وہ بے انتہا خوش ہوگیا تھا ..انکے دونوں ہاتھ چوم کر وہ اندر چلا گیا تھا
جبکہ خانم نے سر کرسی سے ٹکا کر آنکھیں موند لیں تھیں ۔
کس طرح سے اسکے باپ کو مناؤں میں ..وہ تو کبھی یوسف رضا کی
بھتیجی کو اپنی حویلی بیاہ کر لانے پر راضی نہیں ہونگے ..انکی آنکھیں
"آنسوؤں سے بھر گئیں تھیں ۔

کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا ..کس طرح کریں ..ایک طرف بیٹا تھا
"!..دوسری طرف شوہر

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سید شاہ نواز آج ہی شکار سے لوٹے تھے ۔ وہ جب سے لوٹے تھے
فاطمہ انہیں کچھ پریشان سی دکھ رہی تھیں ۔ الجھی الجھی سی ..فاطمہ؟

کھانا کھاتے انہوں نے فاطمہ کو پکارا تھا جو سوچوں میں الجھی ہوئی تھیں

۔

انہوں نے شاید سنا نہیں تھا ۔ فاطمہ؟ انہوں نے دوبارہ اونچی آواز سے انکو پکارا تھا ۔

خانم چونکی تھیں ۔ شاہ آپ نے بلایا؟ وہ ہڑبڑا کر گویا ہوئیں تھیں ۔ کافی دیر سے بلا رہا ہوں ۔ آپ پریشان لگ رہی ہیں؟ سب ٹھیک ہے نا؟ وہ پریشانی سے بولے تھے ۔

آپ پہلے کھانا کھالیں پھر بات کرتے ہیں ..انہوں نے نظریں چراتے کہا تھا ۔

آپ جانتی ہیں نا آپکو پریشان دیکھ کر میں بے چین ہوجاتا ہوں؟ اب بھوک مر گئی ہے ۔ آپ بتائیں ..وہ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے گویا

..ہوئے تھے ۔ اور انکے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے تھے ..وہ جانتی تھیں ..اب چاہے وہ کتنا ہی اسرار کیوں نا کریں شاہ نواز نہیں کھائیں گے لہذا موضوع کی طرف آئیں تھیں ۔

نواز ..پتا نہیں ..آپ میری بات سمجھیں گے یا نہیں ..مگر یہاں بات ہمارے بیٹے کی خواہش کی ہے ..مجھے یقین ہے آپ بیٹے کی خواہش کے آگے ضرور اپنی انا کو مسمار کر دیں گے ..وہ سر جھکائے بول رہی تھیں ۔"

آپ جانتی ہیں فاطمہ ..میں اپنے بیٹے کی کسی کو خواہش کو اپنی انا کی نظر نہیں کرسکتا ..آپ بتائیں کیا بات ہے؟ وہ محبت سے بولے تھے ۔" نواز ..زائر یوسف رضا کی بھتیجی سے محبت کرنے لگا ہے ..شاہ اسکے آنسو میرے دل پر گر رہے ہیں ..میں اسکے سامنے ہار مان گئ ہوں..میری ممتا یہ گوارہ نہیں کرتی کہ میں اپنے بیٹے کی ایک خواہش

نہ پوری کرسکوں ..وہ آنکھوں سے چھلکتے آنسوؤں کو صاف کرتے بولیں
"تھیں ۔ یوسف رضا کے ہاتھ کی گرفت انکے ہاتھوں پر نرم پڑی تھی ۔
آپ نے اسے نہیں بتایا کہ میں یوسف رضا سے کسی قسم کا رشتہ رکھنا
پسند نہیں کرتا؟ وہ بے نیازی سے بولے تھے ۔

خانم تڑپی تھیں ..شاہ نواز ..خدارا.. ہمارے بیٹے کی خاطر ..اسکی خاطر
مان جائیں ..وہ مر جائے گا ۔۔ وہ رابیل کی محبت میں بہت آگے نکل
گیا ہے ..خانم رودیں تھیں ۔

رونا بند کریں ..اور یہاں سے جائیں ..زائر کو سمجھا دیں ..ایسا نہیں
ہوسکتا ..ایسے ہی مان جائے ..ورنہ مجھے زبردستی کرنی پڑے گی ..وہ
سنجیدگی سے بولے تھے ۔ اور پانی کا گلاس لبوں سے لگا لیا تھا ..خانم
آنسوں پوچھتی وہاں سے ہٹ گئ تھیں ۔

وہ جانتی تھیں ..شاہ نواز کی ناں ہاں میں نہیں بدل سکتی ..وہ فراز شاہ کے بھتیجے تھے اور انھی پر گئے تھے ۔ لہذا خاموشی سے کمرے میں آگئی تھی ۔ ایک بار پھر ماضی انکی آنکھوں کے سامنے آٹھہرا تھا ۔ جسے بھولنے کی کوشش میں وہ بڑھاپے کو آپہنچی تھیں ۔ "مگر وہ انکی نگاہوں کے سامنے کسی فلم کی سکرین کی طرح ہر وقت ٹھہرا ہوا تھا ۔ کسی ساون "کی طرح انکی آنکھوں میں ٹھہرا ہوا تھا ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بابا جان میں نے آپ سے کہہ دیا ہے ..میں صرف یوسف رضا سے شادی کروں گی ..ورنہ زہر کھا کر مرجاؤں گی " ..فاطمہ باپ کے سامنے کھڑی چلا رہی تھی ۔

بکواس بند کرو تم ..مرنا ہے نا؟ تو میری بلا سے مرجاؤ ..مگر ایک بات یاد رکھنا.. تمھاری شادی یوسف رضا سے کبھی نہیں ہوسکتی ..اس شخص "کا باپ میرے بھتیجے کا قاتل ہے ..وہ دھاڑے تھے ۔

بابا جان ..وہ صرف ایک غلط فہمی تھی ..ایسا کچھ نہیں ہے ..وہ فورا نفی "میں سر ہلا کر گویا ہوئی تھی ۔

شاہ نواز شاہ فراز شاہ کے بھتیجے تھے ..انکے بڑے بھائی فیصل شاہ قبیلے کی لڑائی میں قتل ہوگئے تھے ..اور انکے قاتل کوئی اور نہیں ارتضی شاہ تھے.. "

"شاہ نواز سنجیدگی سے سر جھکائے ہوئے تھے ۔
اس کو جا کر کمرے میں بند کردو ..اور شاہ نواز تم نکاح کی تیاریاں کرو ..آج دوپہر تمھارا اور فاطمہ کا نکاح ہے ..انہوں نے لمحوں میں ..فاطمہ کی زندگی کا فیصلہ کردیا تھا

نہیں کروں گی میں شادی ..مر جاؤں گی بابا ..پلیز ایسا نا کریں ..وہ چلا "..اٹھی تھی

جاؤ شاہ نواز ..وہ بے نیازی سے بولے تھے جیسے اسکے مرنے سے انہیں کوئی فرق نا پڑتا ہو ..اور اس شام اسکے انکار کے باوجود اسکو ہمیشہ کے لئے شاہ نواز کے نکاح میں دے دیا گیا تھا ..وہ تڑپتی رہ گئی تھی ۔

فراز کے مرنے کے بعد شاہ نواز یوسف کے مقابل تھے ..مگر انہوں نے دشمنی ختم کردی تھی البتہ ہمیشہ کے لئے وہاں سے کسی بھی قسم کا رشتہ رکھنے سے منع کردیا تھا ..فاطمہ آہستہ آہستہ انکی محبت کے آگے مجبور ہوگئیں تھیں ۔ یوسف کی بھی شادی ہوگئی تھی ۔ لہذا انہوں نے خود کو اپنے بچوں کے لئے وقف کردیا تھا ..شاہ نواز یقیناً اچھے شوہر ثابت ہوئے تھے ..انہوں نے آج تک انہیں انکے ماضی کا طعنہ نہ دیا تھا مگر ماضی کسی ناگ کی طرح انکے سامنے پھن پھیلائے کھڑا تھا .. کبھی بھولا نا تھا .. "

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تایا جان ..آپ خدارا مان جائیں ..اگر تائی جان کی یہی خواہش ہے ..تو میں تیار ہوں ..مجھے کوئی اعتراض نہیں ..رابیل روتے ہوئے یوسف رضا کے سامنے گڑگڑا رہی تھی ..

رابیل بس کردو ..مت خود کو دوسروں کے مطابق بناؤ ..برباد ھو جاؤ گی تم ..وہ تو پاگل ہے ..تم مت بنو ..وہ دکھ سے بولے تھے ..

..تایا جان وہ سہی تو کہتی ہیں ..میں بیوہ ہوں ..کوئی مجھے نہیں اپنائے گا اگر ارحم اپنا لے تو اس میں مضائقہ ہی کیا ہے؟ وہ روتے ہوئے بولی تھی ..

..ہے مضائقہ ..وہ ایک بدکردار شخص ہے..تین شادیاں پہلے کرچکا ہے چوتھی تم سے کرنا چاہتا ہے ..کیسے اسکے ساتھ زندگی گزار سکو گی؟ یہ زندگی ہے بیٹا تمھاری ..اس سے بہتر اکیلے ہی جی لو ..وہ افسردگی سے بولے تھے..

اب میں کچھ نہیں سنوں گا تم جاؤ ..وہ سنجیدگی سے بولے تھے ..رابیل پلٹ گئی تھی ۔

..جانے زندگی کی الجھنیں کب سلجھیں گیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمھارے بابا نے انکار کردیا ہے زائر ۔ سر جھکائے وہ اسکے سوال کا جواب دے رہی تھیں ۔

میر زائر کو لگ رہا تھا اسکا دل دھڑکنا بھول جائے گا ۔

ماں ..اس نے تکلیف سے کہا تھا ..مجھے معاف کردو بیٹا ..تم اپنے باپ کو جانتے تو ہو ..وہ سر جھکائے آنسو پیتے گویا ہوئیں ۔

ماں ۔ ایسا نا کہیں ..پلیز بابا کو سمجھائیں نا ..وہ انکے ہاتھ تھام کر بولا تھا..

ہاں بھئی ۔ برخوردار ..کیا سمجھائے..؟ شاہ نواز اندر آتے گویا ہوئے تھے ۔

میر زائر نے سر اٹھا کر انکو دیکھا تھا ..پھر نظریں پھیر لیں تھیں ۔

New Era Magazine

میرا بیٹا ناراض ہے مجھ سے؟ وہ اسکے پاس آکر کندھے پر ہاتھ رکھ کر گویا ہوئے تھے۔

وہ خاموش رہا تھا۔

جس چیز کی تم خواہش کر رہے ہو زائر ۔۔ میں وہ پوری نہیں کرسکتا میرے بیٹے ..ورنہ کیا تمھارے باپ نے تمھاری آج تک کوئی خواہش پوری نہیں کی؟ وہ افسردگی سے بولے تھے۔

وہ تڑپ اٹھا تھا۔ کیسی باتیں کرتے ہیں بابا؟ آپ پر میری سو محبتیں قربان ..آپ ایسا چاہتے ہیں تو ایسا نہیں ہوگا۔ مگر صرف ایک بات کہوں گا کہ بابا میں رابی کی محبت میں اس قدر آگے نکل آیا ہوں کہ اب کسی اور کے بارے میں سوچنا بھی گناہ ہے میرے لئے ..پلیز کبھی مجھے شادی کے لئے فورس مت کیجئے گا ..وہ بھیگی آنکھیں صاف کرتا ..کھڑا ہوگیا تھا ..اور پلٹ گیا تھا ..شاہ نواز بھونچکا رہ گئے تھے

..فاطمہ بھی تو اسی طرح روتی تڑپتی رہ گئیں تھیں یوسف رضا کی خاطر

" ..اور آج انکا بیٹا رو رہا تھا

انہیں آج تک شرمندگی رہی تھی فاطمہ کے ساتھ ناانصافی کی "..ماضی میں فاطمہ کے ساتھ جو زیادتی ہوئی تھی ..اس نے انہیں آج تک بے

" !..چین رکھا تھا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نوٹ

آؤزیست نبھائیں ہم ازوجیہہ بخاری پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔
نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیوایرا میگزین)